

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ



وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا مسئلہ

سوال:

ایک صاحب کہتے ہیں کہ وضو سے پہلے صرف بسم اللہ کہنا چاہیے، ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“، مکمل نہیں پڑھنی چاہیے، اسی طرح اُن کا کہنا ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے زبان سے نیت کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے، (محمد احمد رضا، سرجانی ٹاؤن کراچی)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَدِيكِ الْوَهَابِ

وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کو بعض فقہائے کرام (دواو ظاہری اور امام احمد بن حنبل) نے واجب قرار دیا ہے، جبکہ
فقہائے احناف کے نزدیک سنت ہے اور علامہ علاء الدین کاسانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب ”بدایع الصنائع“ نے اس دلیل کی بنا پر اسے
سنت کہا ہے کہ نبی ﷺ نے اس پر بیشگی فرمائی۔ بعض نے اسے مستحب قرار دیا ہے۔ فقہائے کرام نے وضو سے پہلے بسم
الله العظیم والحمد لله علی دین الاسلام، پڑھنے کو افضل قرار دیا ہے، ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“، بھی پڑھ سکتے ہیں اور
اللہ تعالیٰ کا اسم جلالت دیگر کلمات کے ذریعے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بسم اللہ کی تفصیلی بحث درج ذیل ہے:

(۱) علامہ محمد بن محمود رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”وَتَسْسِيَةُ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْبَدِئَةِ الْوُضُوءُ“، قال الطحاوی: هُوَ أَن يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ، هُوَ
الْمُسْتَقُولُ عَنِ السَّلْفِ، وَقَيْلَ إِنَّهُ مَرْفُوعٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَسْتَدَلَّ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ
يُسَمِّ اللَّهَ)، وَوَجْهُ ذَلِكَ أَنَّ لَا يَنْفِي الْجِنْسُ فِي حِقِيقَتِهِ يَقْتَضِي أَلَا يَكُونُ وُضُوءٌ إِلَّا بِتَسْسِيَةٍ، وَإِلَيْهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الطَّوَاهِرِ
وَأَحْمَدُ، وَجَعَلُوا التَّسْسِيَةَ مِنْ شَهادَةِ الْوُضُوءِ، لِكَثَارِفُنَا: الْمُرَادُ بِهِ نَفْيُ الْفَضْيَلَةِ لِلَّذِي لَيْذَمُ نَسْخَ آيَةِ الْوُضُوءِ بِهِ“۔

ترجمہ: ”اور وضو کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا، امام طحاوی نے کہا: اُس کا طریقہ یہ ہے کہ کہے: ”بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ“، سلف سے یہی منقول ہے اور ایک قول کے مطابق یہ حدیث مرفوع ہے۔ اس پر نبی ﷺ کے اس قول سے استدلال کیا ہے: ”اُس کا وضو نہیں جس نے اللہ کا نام نہ لیا ہو“، اور اُس کا سبب یہ ہے کہ ”لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ اللَّهَ“، میں ”لا“، نفی جنس کا ہے اور اُس کے حقیقی معنی کا تقاضا ہے کہ اللہ کا نام لیے بغیر وضو نہ ہو اور ”ظاہری“ (دواو ظاہری) کے ماننے والے (جاری ہے۔۔۔)

(2)

اور امام احمد نے یہی معنی لیا ہے اور انہوں نے اللہ کا نام لینے کو وضو کی شرائط میں شمار کیا ہے۔ لیکن ہم (احناف) کہتے ہیں: ”لا، نفی جس کے لینے نہیں ہے، بلکہ نفی فضیلت کے لیے ہے (یعنی اگر وضو کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا تو وضو تو ادا ہو جائے گا لیکن فضیلت سے محروم رہے گا)، اور (لا کو نفی فضیلت کے معنی میں ہم نے اس لیے لیا ہے) تاکہ اس کے ذریعے آیت وضو کا منسوخ ہونا لازم نہ آئے، (العتایہ بشرح الہدایہ، ج: 1، ص: 24)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سورۃ المائدۃ آیت: 6 میں وضو کے جو فرائض بتائے گئے ہیں، ان میں وضو کرتے وقت اللہ کا نام لینے کا ذکر نہیں ہے، لہذا فرائض وضو چار ہی رہیں گے، جو آیت وضو میں بیان کیے گئے ہیں۔

(2) علامہ ابو بکر بن علی حداد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

(قُولُهُ وَتَسْبِيَّةُ اللَّهِ تَعَالَى فِي إِبْتِدَاءِ الْوُضُوءِ)، الْكَلَامُ فِيهَا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعٍ، كَنْفِيَّتِهَا وَصَفَتِهَا وَقُوتِهَا، أَمَّا كَنْفِيَّتِهَا، فَبِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ، وَإِنْ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَجْزَأُ، لِأَنَّ الْبَرَادَ مِنَ التَّسْبِيَّةِ هُنَّا مُجَرَّدٌ ذُكْرُ اسْمِ اللَّهِ تَعَالَى، لَا التَّسْبِيَّةُ عَلَى التَّعْبِينِ، وَأَمَّا صَفَتِهَا فَذَكَرَ الشَّيْنِمُ أَنَّهَا سُنَّةً، وَاحْتَارَ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ أَنَّهَا مُسْتَحْبَةٌ، قَالَ وَهُوَ الصَّحِيحُ۔

ترجمہ: ”تسییۃ اللہ تعالیٰ فی رابتداء الوضو“، اس میں کلام کے تین عنوان ہیں: اس کی کیفیت، اس کی صفت اور اس کا وقت، اس کی کیفیت (یعنی اللہ کا نام لینے کا طریقہ) یہ ہے: ”بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ“ اور اگر ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ بھی کہا تو یہ کافی ہے، کیونکہ ”تسییۃ اللہ“ سے مراد بس اللہ تعالیٰ کا نام لینا ہے، تعین کے ساتھ کوئی خاص نام لینا مراد نہیں ہے۔ اس کی صفت (فقہی اعتبار سے تسییۃ اللہ کا حکم) یہ ہے: شخچ نے ذکر کیا ہے کہ یہ سنت ہے اور صاحب ہدایہ کا مختار یہ ہے کہ یہ متحب ہے اور یہی قول صحیح ہے، (البجوہرۃ النیۃ، ج: 1، ص: 10)۔

(3) علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

(قُولُهُ وَتَسْبِيَّةُ اللَّهِ تَعَالَى لَقْفُلَهَا الْمُنْتَقُولُ عَنِ السَّلَفِ، وَقَيْلَ عَنِ الْيَيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ، وَقَيْلَ الْأَفْضُلُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بَعْدَ الشَّعْوَذِ، وَفِي الْبُجْتَبِيِّ يَجْمِعُ بَيْنَهُمَا، وَفِي ”الْسُّجِيطِ“: لَوْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَوْ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَصِيرُ مُقِيمًا لِلسُّنَّةِ، وَهُوَ بِنَاءً عَلَى أَنَّ لَفْظَ بِسْمِ أَعَمَّ مِمَّا ذَكَرَنَا۔

ترجمہ: ”وضو کے شروع میں اللہ کا نام لینے کے جو کلمات سلف سے منقول ہیں اور ایک قول کے مطابق نبی ﷺ سے مردی ہیں، یہ ہیں: ”بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ“ اور ایک قول کے مطابق ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ“ کے بعد ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ کہنا افضل ہے اور ”مجتبی“ میں ہے کہ دونوں کلمات کہے اور ”محیط“ میں ہے: اگر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ یا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ یا ”أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا، تو بھی سنت ادا ہو جائے گی اور یہ اس بات پر مبنی ہے کہ لفظ ”بِسْمِ“ میں اوپر ہمارے بیان کردہ کلمات میں عموم ہے، (فتح القدير، ج: 1، ص: 23، ملخصاً)۔ حدیث پاک میں ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! إِذَا تَوَضَّأْتَ، فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، فَإِنَّ حَفَّتَكَ لَا تَبْرُمْ تَكْثُبُ لَكَ الْحَسَنَاتِ حَتَّى تُحَدِّثَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءَ۔“

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! جب تم وضو کرو تو ”بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ“ پڑھا کرو، (ان کلمات کی برکت سے) تمہارے غہبان فرشتے (تمہارے نامہ اعمال میں) برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے تو قبیلہ تمہارا یہ وضو ٹوٹ جائے، (مجموع الزوائد: 1112)۔“

(3)

اور سنن ابو داؤد: 101 میں ہے: ”لَا صَلْوَةَ لِمَنْ لَا وُضُوَّعَ لَهُ“ اور ”لَا وُضُوَّعَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ“ اور سنن ترمذی: 25 میں ہے: ”لَا وُضُوَّعَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ“، یعنی امام ابن ہمام نے اس موضوع پر احادیث ذکر کرتے ہوئے ان پر نقد و جرح کی ہے۔ علامہ ابن عابدین شاہی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”تَقْرِيْبُ الْحَكَامُ الشَّعِيْيَةُ فِي كُلِّ مِنَ الْبُسْلَةِ وَالْحَمْدَةِ، أَمَّا الْبَسْلَةُ فَتَجِبُ فِي ابْتِدَاءِ الدَّبْحِ وَرَفِيْقِ الصَّيْدِ وَالْإِرْسَالِ إِلَيْهِ، لِكِنْ يَقُولُ مَقَامَهَا كُلُّ ذَكْرٍ خَالِصٍ بِعَضِ الْكُتُبِ أَنَّهُ لَا يَأْتِي بِالرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِأَنَّ الدَّبْحَ لَيْسَ بِمُلَائِمٍ لِلرَّحْمَةِ، لِكِنْ فِي ”الْجَوْهَرَةِ“: أَنَّهُ كَوَافَلَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، فَهُوَ حَسْنٌ، وَفِي ابْتِدَاءِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قِبْلَهُ وَهُوَ قُولُ الْأَكْثَرِ، لِكِنَّ الْأَصْحَاحُ أَنَّهَا سُنَّةٌ وَتُسْتَنِيْعُ أَيْضًا فِي ابْتِدَاءِ الْوُضُوءِ وَالْأَكْلِ، وَفِي ابْتِدَاءِ كُلِّ أَمْرِ ذِي بَالٍ، وَتَسْبُؤُ أَوْ تُسْتَحْبِ فِيمَا يَبْيَنُ الْفَاتِحَةُ وَالسُّوْرَةُ عَلَى الْخِلَافِ الْتِي فِي مَحْلِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، وَتَبْيَانُ أَيْضًا فِي ابْتِدَاءِ الْبُشْرِيَّ وَالْقِيَامِ وَالْغُفُودِ، وَتَنْهِيَّهُ عِنْدَ كَشْفِ الْعُورَةِ أَوْ مَحْلِ النَّجَاسَاتِ وَفِي أَوَّلِ سُورَةٍ بَرَاءَةٍ إِذَا وَصَلَ قِبَلَتَهَا بِالْأَنْفَالِ كَمَا قِيَدَهُ بَعْضُ الْبَشَارِخِ، قِبْلَهُ وَعِنْدَ شُرُبِ الدُّخَانِ أَيْنِي وَنَحْوِهِ مِنْ كُلِّ ذِي رَائِحَةٍ كَرِيمَةٌ كَأُكُلِ ثُومٍ وَبَصَلٍ ، وَتَحْرُمُ عِنْدَ اسْتِعْمَالِ مُحَمَّمٍ، بَلْ فِي ”الْبَرَازِيَّةِ“، وَغَيْرِهَا يَنْهَا مَنْ بَسْمَلَ عِنْدَ مُبَاشَرَةٍ كُلِّ حَرَامٍ قَطْعَيِ الْحُرْمَةِ، وَكَذَّا تَحْرُمُ عَلَى الْجُنُبِ إِنْ لَمْ يَقِصِّدْ بِهَا الْذِكْرَ“۔

ترجمہ: ”ذبح کے وقت، شکار پر تیر چھینتے وقت اور شکاری کتا چھوڑتے وقت اللہ کا نام لینا واجب ہے، خاص بِسْمِ اللَّهِ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ کسی بھی طریقے سے اللہ کا نام لینے سے یہ واجب ادا ہو جائے گا اور بعض کتابوں میں ہے کہ ذبح کرتے وقت ”بِسْمِ اللَّهِ“ پر اکتفا کرے اور ”الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ نہ پڑھے، کیونکہ صفتِ رحمت فعل ذبح سے مناسب نہیں رکھتی اور ”الْجَوْهَرَةُ النَّبِيِّةُ“ میں ہے: اگر ذبح کے وقت ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ کہا تو یہ بہتر ہے اور سورہ فاتحہ سے پہلے اور ہر رکعت کے شروع میں بِسْمِ اللَّهِ پڑھنا مستحب ہے، لیکن صحیح ترین قول یہ ہے کہ سنت ہے۔ اسی طرح وضو، کھانے اور ہر اہم کام سے پہلے بِسْمِ اللَّهِ پڑھنا نہیں ہے اور نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد اور سورت سے پہلے جائز ہے یا مستحب ہے اور چلتے اٹھتے اور ملیٹھتے وقت بِسْمِ اللَّهِ پڑھنا مباح ہے۔ بے پردگی کے وقت، نجاست کی جگہ اور جب سورہ انفال کے بعد متصل سورہ توبہ کی تلاوت کرے (اس سے پتا چلا کہ اگر کوئی سورہ توبہ سے تلاوت کی ابتداء کر رہا ہے تو وہ تعوذ پڑھ کر سورہ توبہ سے پہلے تسمیہ پڑھے کہ یہ مکروہ نہیں ہے، البتہ تسمیہ کے بعد وقف کرے پھر سورہ توبہ کی تلاوت کرے)، اسی طرح تباکو، لہسن، پیاز، سکریٹ یا حلقہ اور کوئی بد بودار چیز کھاتے یا پیتے وقت بِسْمِ اللَّهِ پڑھنا مکروہ ہے، حرام چیز کے استعمال کے وقت بِسْمِ اللَّهِ پڑھنا حرام ہے اور ”بَرَازِيَّةِ“، غیرہ میں ہے: جو حرام قطعی کے ارتکاب کے وقت بِسْمِ اللَّهِ پڑھے گا تو (یہ اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کی اہانت کے سبب) کفر ہے، جبکہ ذکر کی نیت سے بِسْمِ اللَّهِ پڑھ سکتا ہے، تلاوت کی نیت سے نہیں، (رواۃ حجر، ج: 1، ص: 11، مقدمہ)۔“

نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے نیت کے کلمات ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں ہیں اور نہ ہی شرعاً ضروری ہیں، زبان سے نیت کے کلمات ادا کرنے کو فقہائے کرام نے مستحب قرار دیا ہے۔



مفتی میب الرحمٰن
رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی



29 اگست 2023ء